104777 ـ كيا مرد پر عدت واجب ہوتى ہے ؟

سوال

مرد پر عدت كب ہوگى اور اس ميں كيا حكمت ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مرد پر عدت نہيں بلكہ يہ تو صرف عورتوں كے ساتھ مخصوص ہے، چاہے طلاق كى ہو يا وفاۃ كى عدت يہ صرف عورت پر ہے، صرف اتنا ہے كہ مرد كو پانچويں عورت سے شادى كرنے سے اس وقت تك منع كيا جائيگا جب تك اس كى چوتھى بيوى كى عدت ختم نہيں ہو جاتى.

اور اسى طرح مرد كو بيوى كى عدت گزرنے تك اس كى بہن يا خالہ يا پھوپھى سے شادى كرنا منع ہے، ليكن اسے عدت كا نام نہيں دينا چاہيے.

حطاب رحمہ اللہ كا قول ہے:

" جب كوئى شخص چوتھى بيوى كو طلاق دے يا طلاق دے يا جنہيں جمع كرنا حرام ہے اس حالت ميں اسے نكاح كرنے سے منع كرنے كو عدت كا نام دينا مجازا ہے، اسے شرعى عدت كى حقيقت ميں داخل نہيں كرنا چاہيے " واللہ اعلم " انتہى

ديكھيں: مواھب الجليل (4 / 140).

اور الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:

" عدت كے عرصہ ميں آدمى كا انتظار كرنا:

فقھاء كرام كہتے ہيں كہ مرد پر عدت واجب نہيں ہے، كيونكہ بيوى سے عليحدگى كے فورا بعد بغير كسى انتظار كے اسے كسى دوسرى عورت سے شادى كرنا جائز ہے، صرف يہ ہے كہ اگر اس ميں كوئى مانع ہو تو پھر وہ بيوى كى عدت ختم ہونے كا انتظار كريگا، مثلا اگر وہ اپنى بيوى كى پھوپھى يا خالہ يا بہن يا كسى اور عورت جس كے مابين جمع كرنا حرام ہے تو وہ انتظار كريگا، يا پھر چوتھى بيوى كو طلاق دے تو وہ چوتھى كى عدت ختم ہونے تك كسى دوسرى

عورت سے شادی نہیں کر سکتا جب تک پہلی کی طلاق رجعی کی عدت ختم نہ ہو جائے، اس پر اتفاق ہے، اور احناف کے ہاں طلاق بائن کی عدت ختم ہونے تک بھی نہیں کر سکتا، لیکن جمہور کے ہاں اسے انتظار نہیں کرنا ہوگا، بلکہ وہ شادی کر سکتا ہے.

یہاں مرد کو شادی سے منع کرنے پر عدت کا اطلاق نہیں ہوگا کہ اسے عدت کا نام دیا جائے، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی اصطلاحی اعتبار سے اسے عدت کہا جا سکتا ہے، اگرچہ یہ عدت کے معنی پر محمول ہے.

نفراوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عدت کی حقیقت سے مراد عورت سے منع کرنا ہے، کیونکہ چوتھی کو طلاق دینے والے کو کسی دوسری عورت سے نکاح کرنے سے روکنے کو عدت نہیں کہا جائیگا، نہ تو لغوی اعتبار سے اور نہ ہی شرعی طور پر؛ کیونکہ بہت ساری جگہوں پر وہ نکاح نہیں کر سکتا، مثلا احرام کی حالت میں اور اسی طرح بیماری میں اس لیے یہاں ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ عدت گزار رہا ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (29 / 306).

واللہ اعلم .